بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۴ — فون نمبر ۴۹

روزنامہ الفضل ربوہ — ایڈیٹر روشن دین تنویر — یوم پنجشنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱ — ۲۷ وفا ۱۳۴۶ ہش — ۱۹ ربیع الثانی ۱۳۸۷ھ — ۷ جولائی ۱۹۶۷ء — نمبر ۱۶۶


## مجلس تلقین عمل میں تقاریر

آخر جولائی تک پروگرام کے مطابق مسجد مبارک میں بعد نماز مغرب حسب ذیل تقاریر ہوں گی۔ انشاء اللہ

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| (۱) | ۲۶/۷/۶۷ | بروز بدھ | مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام | ۔ محمود احمد خان صاحب |
| (۲) | ۲۷/۷/۶۷ | ” جمعرات | اسلامی معاشرہ کے اہم بنیادی اصول | محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب |
| (۳) | ۲۹/۷/۶۷ | ” ہفتہ | تحریک وقف عارضی کے پانچ فائدے | ابوالعطاءؔ |
| (۴) | ۳۰/۷/۶۷ | ” اتوار | حصول علم کے لئے اسلامی ہدایات | محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب |
| (۵) | ۳۱/۷/۶۷ | ” پیر | حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی تحریکات | محترم شیخ مبارک احمد صاحب فاضل |

خاکسار ابوالعطاءؔ

مغربی جرمنی کے شہر ہیمبورگ سے

# سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے دو گرانقدر مکتوب

## اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے یورپ میں دین حق کی وسیع پیمانہ پر اشاعت

## ”دل خدا کی حمد سے لبریز اور احباب جماعت کی دعاؤں کی ضرورت کا احساس بیدار ہے“

## ”تمام احباب جماعت کو دعا کی درخواست کے ساتھ دل کی گہرائیوں سے نکلا ہوا سلام پہنچا دیں“

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہیمبورگ (مغربی جرمنی) سے حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ اور محترم جناب سید داؤد احمد صاحب قائمقام وکیل اعلیٰ تحریک جدید کے نام علیحدہ علیحدہ دو مکتوب ارسال فرمائے ہیں جو یہاں ۲۴ جولائی ۱۹۶۷ء کو موصول ہوئے ہیں۔ ان میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے یورپ میں دین حق کی وسیع پیمانہ پر اشاعت اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے غیر معمولی برکت اور تائید و نصرت کے عظیم الشان نشانوں کا ذکر فرمانے کے بعد رقم فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس تائید و نصرت پر دل خدا کی حمد سے لبریز ہے اور احباب جماعت کی دعاؤں کا احساس بیدار ہے۔ تمام احباب جماعت کو دعا کی درخواست کے ساتھ دل کی گہرائیوں سے نکلا ہوا سلام پہنچا دیں۔ حضور کے ہر دو والا ناموں کے اقتباس ذیل میں ہدیہ قارئین ہیں:۔

### حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کے نام مکتوب کا اقتباس

”یہاں بے حد مصروفیت رہتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ثُمَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہ اس نے اپنی بے پایاں رحمت اور محبت سے بڑی کامیابی کے سامان پیدا کر دیئے صرف ہیمبورگ کے علاقہ میں ٹیلی ویژن پر اندازاً ساٹھ ستر لاکھ دیکھنے والے احمدیت سے متعارف ہوئے۔ اس کے علاوہ سوئٹزرلینڈ میں وہاں کے ٹیلی ویژن پر لاکھوں آدمی احمدیت سے متعارف ہوئے۔ ہیمبورگ کے صوبہ میں صرف چار روزانہ اخبار ہیں۔ تین صبح شائع ہوتے ہیں ایک شام۔ ہر چار اخباروں نے توجہ کھینچنے والی بڑی تصاویر شائع کر کے خبریں شائع کیں۔ جن میں یہ خبر بھی تھی کہ اگر وہ اپنے زندہ خدا سے زندہ تعلق قائم نہ کریں گے تو تباہ ہو جائیں گے۔

نتیجہ یہ ہوا کہ اگلے روز بازار میں جاتے تو سارا بازار کام چھوڑ چھاڑ ہماری طرف متوجہ ہو جاتا ...... پریس کانفرنس ہر مقام پر کامیاب رہی۔ ہالینڈ والے ڈرتے تھے کہ کہیں اسرائیل کے متعلق سوال ایسے رنگ میں نہ کئے جائیں جن سے نقصان ہو کیونکہ اسلام دشمنی زوروں پر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسا رعب ڈالا کہ وہ اس قسم کے سوال کی جرأت ہی نہ کر سکیں۔ ہیمبورگ میں پریس کانفرنس تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تھی۔ ہر قسم کے دلچسپ سوالات کئے گئے اور تسلی بخش جواب اللہ تعالیٰ نے دلوائے۔ پیشگوئیوں کا سمجھنا ان کے لئے مشکل ہے آسان نہیں۔ ایک اخبار نے اس کی طرف اشارہ بھی کیا ہے۔ اس قدر دلچسپی لی کہ دیکھنے والے حیران تھے اور خدا کا ایک بندہ اپنے رب کی حمد سے معمور تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

ربوہ کو اور اہل ربوہ اہل پاکستان کے لئے دل اداس ہے اور دعا گو۔ دعاؤں کی بہت ضرورت ہے۔ دعا کی درخواست کے ساتھ سب کی خدمت میں سلام۔ بچوں کو پیار۔“

### محترم سید داؤد احمد صاحب کے نام مکتوب کا اقتباس

”صرف ہیمبورگ کے علاقہ میں تقریباً ساٹھ ستر لاکھ آدمی نے ٹیلی ویژن پر احمدیت سے تعارف حاصل کیا۔ بڑی برکت ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ صرف چار اخبار اس چھوٹے سے صوبے میں شائع ہوتے ہیں (T.V کا حلقہ کئی صوبوں پر مشتمل ہے) جن میں سے ایک سارے ہی سارے مغربی جرمنی کے چوٹی کے اخباروں میں سے ایک ہے۔ سب نے نمایاں تصویر کے ساتھ نوٹ دیئے ہیں نتیجۃً بچہ بچہ پہچاننے لگ گیا ہے۔ باہر نکلیں تو سب آنکھیں ہم پر۔ سب کام بھول جاتے ہیں۔ دکاندار اخبار نکال کر سامنے رکھ دیتے ہیں۔ یا زبانی اظہار کرتے ہیں کہ ہم آپ کو جانتے ہیں۔ اور یہ سب کچھ بڑی بشاشت اور شرافت کے ساتھ۔ کہیں بدتمیزی کا مظاہرہ نہیں دیکھا۔ ہر پریس کانفرنس میں نمائندگان پر فرشتوں کا رعب مشاہدہ کیا۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔

Warning دے دی گئی اور چھپ بھی گئی۔ اتمام حجت ہو گیا ہے مگر مغرب کی تاریکی میں ان باتوں کا سمجھنا ان اقوام کے لئے آسان نہیں۔ اللہ تعالیٰ رحم کرے۔ بے حد مصروفیت میں جسمانی اور دماغی کوفت کا بھی احساس نہیں۔ دل خدا کی حمد سے لبریز اور احباب جماعت کی دعاؤں کی ضرورت کا احساس بیدار۔ وَعَلَیْہِ التَّوَکُّلُ وَلَہُ الْحَمْدُ۔ سب کو سلام۔ تمام احباب جماعت کو دل کی گہرائیوں سے نکلا ہوا سلام پہنچا دیں دعا کی درخواست کے ساتھ۔“

# حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا سفر یورپ

## ہیمبورگ میں حضور کی مصروفیات

○ استقبالیہ میں حضور کی شرکت ○ متعدد معززین سے انفرادی ملاقاتیں

○ ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر حضور کا ذکر ○ ایک جرمن خاتون کا قبولِ اسلام

مرتبہ قاضی نعیم الدین احمد ۔ وکالت تبشیر ربوہ

(٦)

پروگرام کے مطابق حضور ۱۶ جولائی کو ہیمبورگ (جرمنی) تشریف لائے۔ ہیمبورگ جرمنی کا مشہور شہر ہے اور آبادی کے لحاظ سے دوسرے نمبر پر ہے۔ اس ملک میں ہمارا تبلیغی مرکز ۱۹۴۹ء میں قائم کیا گیا تھا۔ اس مرکز کا صدر مقام ہیمبورگ ہے۔ ۱۹۵۷ء میں خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کو عیسائیت کے ایک اور گڑھ میں خدا کا گھر تعمیر کرنے کی توفیق ملی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نور اللہ مرقدہ کے ارشاد کے ماتحت محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے اس مسجد کا افتتاح کیا۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب حضور کے ذاتی نمائندہ کی حیثیت سے اس تقریب میں شامل ہوئے۔ ہیمبورگ کی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ تھا جبکہ اس زمانہ کے خلیفہ نے اپنے قدموں سے اس سرزمین کو نوازا۔

جماعت احمدیہ ہیمبورگ کے دلوں میں خوشی اور مسرت کی ایک لہر دوڑ گئی جب انہیں یہ اطلاع ملی کہ اپنے دورۂ یورپ کے دوران حضور ایدہ اللہ تعالیٰ چند روز کے لئے ہیمبورگ بھی تشریف لا رہے ہیں اور انہوں نے یہ خبر سنتے ہی حضور کے استقبال کی تیاریاں شروع کر دیں۔

حضور کی ہیمبورگ میں آمد سے قبل یہاں کے دو اخباروں نے آپ کی آمد کی خبر شائع کی۔

Hamburger Abendblatt نے اپنی اشاعت ۱۶ جولائی میں یہ خبر دی کہ "خلیفہ مرزا ناصر احمد امام جماعت احمدیہ (جن کا مرکز ربوہ مغربی پاکستان ہے) ۱۶ جولائی کو ہیمبورگ تشریف لا رہے ہیں اور ۲۱ جولائی کو آپ کوپن ہیگن میں نئی مسجد کا افتتاح کریں گے"۔

اسی طرح ایک اور اہم اخبار Hamburger Echo نے ۷ جولائی کے ہیمبورگ کالم میں یہ خبر شائع کی کہ "احمدیہ مسلم جماعت کے لیڈر خلیفہ حضرت مرزا ناصر احمد (جن کا مرکز ربوہ مغربی پاکستان ہے) یورپ کے ملکوں کا دورہ کرتے ہوئے ۱۶ جولائی کو ہیمبورگ پہنچیں گے۔ امام عبد اللطیف پونے دو بجے ہوائی اڈہ پر ان کا استقبال کریں گے۔ اور ۱۷ جولائی کو ان کے اعزاز میں جماعت کی طرف سے مسجد فضل عمر میں استقبالیہ دعوت دی جائے گی۔ نیز ۱۷ جولائی کو ہیمبورگ گورنمنٹ کی طرف سے ٹاؤن ہال (Rathaus) میں پونے گیارہ بجے دعوت استقبالیہ دی جائے گی ۲۱ جولائی کو آپ کوپن ہیگن کی مسجد کا افتتاح کریں گے"۔

چونکہ حضور کی رہائش مسجد سے متصل مشن ہاؤس میں ہونی تھی۔ اس لئے مشن ہاؤس کو ہر طرح سے صاف کیا گیا۔ دیواروں کی سفیدی کرائی گئی۔ اور ان پر نئے کاغذات لگائے گئے۔ ایک ایرانی تاجر مسٹر فوری نے محبت سے اس موقعہ پر کثیر تعداد میں قالین لا دیئے۔ تاکہ ملنے والوں کو آرام ہو جائے۔ مشن ہاؤس کے بیرونی دروازہ پر "اَھْلاً وَّ سَھْلاً وَّ مَرْحَباً" کے الفاظ لکھے گئے۔ مسجد فضل عمر کا نام قمقموں کی روشنی میں دور سے دکھائی دیتا تھا۔ ایک شیشہ کی الماری میں جماعت کا لٹریچر بھی لگا تھا تاکہ غیروں کو تعارف ہو جائے اور مشن ہاؤس کے دروازے کے اردگرد مشرقی طرز کی جھنڈیاں ایک عجیب رنگ دے رہی تھیں جسے ہر راہ گیر حیرت اور لطف سے دیکھتا تھا۔

جرمن اور پاکستانی احباب جماعت وقت مقررہ سے قبل ہی ہوائی اڈہ پر پہنچ گئے۔ اور بے چینی سے امام کی آمد کا انتظار کرنے لگے۔ ہر شخص کے چہرے سے بے چینی اور شوق ٹپکتا تھا۔ جہاز عین وقت پر پہنچا۔ دروازہ کھلا اور حضور کالی اچکن اور سفید پگڑی میں ملبوس باہر تشریف لائے۔ مکرم عبد اللطیف صاحب امام مسجد نے آگے بڑھ کر حضور کا استقبال کیا اور فرط محبت میں انہوں نے نعرہ تکبیر بلند کیا۔ جس میں سب دوست کیا پاکستانی اور کیا جرمن شامل ہوئے اور مغرب کی اس سرزمین پر اسلامی اور مشرقی انداز چھا گئے اور ہوائی اڈہ اللہ اکبر اور اسلام زندہ باد اور حضرت خلیفۃ المسیح زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھا۔ اس موقعہ پر ہوائی اڈہ کے عملہ نے خاص طور پر تعاون کیا اور ہر قسم کی سہولت بہم پہنچائی۔

کھانے اور آرام کے بعد شام پانچ بجے استقبالیہ تقریب کا انعقاد ہوا۔ حضور استقبالیہ میں شرکت کے لئے اپنی قیام گاہ سے باہر تشریف لائے۔ پریس رپورٹرز اور فوٹو گرافرز نے حضور کی تصاویر اتاریں اور تصاویر لینے میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرنے لگے۔

اس استقبالیہ میں دور و نزدیک سے آئے ہوئے جرمن احمدی احباب کے علاوہ متعدد غیر از جماعت دوست شامل ہوئے۔ جن میں سے چند ایک کا ذکر قارئین کی دلچسپی کا باعث ہوگا۔

(۱) Dr Sieg یہ کارپوریشن کے ڈائریکٹر ہیں اور مرکزی حکومت کے نمائندہ کے طور پر اس تقریب میں شامل ہوئے۔

(۲) Mr Frang (نمائندہ لوکل کارپوریشن)

(۳) Mr Bredwold (کونسل جنرل سیرالیون)

(۴) Miss Kreutz (سیکرٹری کونسل جنرل سیرالیون)

(۵) ڈاکٹر دھاوان۔ یہ ہندوستانی نژاد دوست وہاں مستقل طور پر رہائش پذیر ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ سے ۱۹۵۵ء میں ملے تھے اور اکثر حضور کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ اور خدمت بجا لانے کے لئے تیار رہتے تھے۔

(۶) مسٹر حیدر ولادی۔ ایرانی دوست ہیں۔ اور قالینوں کا کاروبار کرتے ہیں۔

(۷) مسٹر حسین جو البانیہ کے رہنے والے مسلمان ہیں۔

استقبالیہ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو کہ مکرم بشیر احمد صاحب شمس مبلغ ہیمبورگ نے کی تلاوت کے بعد آیات کا ترجمہ جرمن زبان میں سنایا گیا۔ چونکہ اس تقریب میں کثیر تعداد میں غیر از جماعت احباب بھی شامل تھے۔ اس لئے مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب نے حضور اور جماعت احمدیہ کا تعارف حاضرین سے کرایا۔ اس تعارفی تقریر کے بعد مسٹر عبد الغفور نے جو ہمارے جرمن احمدی بھائی ہیں حضور کی خدمت میں جرمن زبان میں سپاسنامہ پیش کیا (اس کا ترجمہ اردو میں حضور کی خدمت میں پیش کیا گیا) اس سپاسنامے کا متن درج ذیل ہے:

### سپاسنامہ

بحضرت حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے اپنے فضل و کرم سے ہمیں یہ موقعہ بہم پہنچایا کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نافلہ۔ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے فرزند ارجمند اور خلیفہ وقت حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کو جو آج ہم میں رونق افروز ہیں جماعت احمدیہ ہیمبورگ کی طرف سے اَھْلاً وَّ سَھْلاً وَّ مَرْحَباً عرض کر سکیں۔

یہ امر ہمارے لئے خوشی اور مسرت کا باعث ہے کہ آپ نے اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود اپنے قیمتی وقت میں سے کچھ حصہ جماعت ہیمبورگ کے لئے وقف کیا۔ اور ہمیں اپنی زیارت سے نوازا۔ پیارے آقا۔ ہمیں وہ دن نہیں بھولتا۔ جب حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نور اللہ مرقدہ یہاں ایک بار ہم میں موجود تھے۔ آہ وہ مبارک وجود آج موجود نہیں ہے۔ اور یہ بھی کیا سعادت کی گھڑی ہے کہ آج اس مقدس وجود کو تو نہیں بلکہ قدرت ثانیہ کے ایک اور مظہر کو اپنے درمیان پا کر حقیقی مسرت محسوس کرتے ہیں۔

خلافت کا نظام نہایت ہی مبارک نظام ہے جس کے ذریعہ جماعتی اتحاد اور مرکزیت کے علاوہ نبوت کا نور جماعت کے سر پر جلوہ افروز رہتا ہے۔ ہم ممبران جماعت احمدیہ ہیمبرگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خلافت پر پورا ایمان رکھتے ہیں۔ اور آج ہم خلوص دل کے ساتھ اپنی وابستگی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور آپ کو اپنے مکمل تعاون کا پورا یقین دلاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق بخشے۔ آمین۔

پیارے آقا! اہل یورپ جو مذہباً عیسائی کہلاتے ہیں لیکن سائنس اور جدید فلسفہ نے جن کو عیسائیت کے غیر معقول نظریات سے بیزار کر کے آزاد خیال بنا دیا ہے۔ اب دانستہ یا نادانستہ اسلام کی طرف مائل ہوتے نظر آتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس فرمان کو ایک حد تک پورا کرنے والے ہیں۔ کہ

"آ رہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج"

یورپ میں ایک ایسا ماحول پیدا ہو رہا ہے جس میں حقیقی مذہب کے پنپنے کا بڑا امکان ہے آج اس بات کی ضرورت ہے کہ لوگوں کے سامنے اسلام کی صحیح تصویر معقول رنگ میں پیش کی جائے۔ ہمیں یقین ہے کہ یورپ کی کشتی کو جو الحاد کے طوفان میں ڈگمگا رہی ہے سلامتی کے کنارے لگایا جا سکتا ہے۔ اور دنیا میں ایسا انقلاب لایا جا سکتا ہے اور مادی یک طرفہ ترغیبات کی وجہ سے یورپ کے انسان کو جس تباہی کی طرف وہ جا رہا ہے اس راستہ سے موڑ کر ایک نئی دنیا کی طرف بلکہ نجات کے صحیح راستہ پر گامزن کیا جا سکتا ہے۔ وہ راستہ جو انبیاء علیہم السلام ابتداء ہی سے دکھاتے آ رہے ہیں اور جس کو اسلام نے صاف صاف نشانات سے متعین کر دیا ہے۔

پیارے آقا! یہ کام بظاہر بڑا کٹھن اور مشکل ہے۔ کئی قسم کی رکاوٹیں اس راہ میں حائل نظر آتی ہیں۔ ذرائع و وسائل محدود ہیں مگر اس کے باوجود ہم اس یقین پر قائم ہیں کہ اسلام کی ترقی اور غلبہ کے وعدے انشاء اللہ ضرور پورے ہوں گے۔ یہ خدائی تقدیر ہے۔ جو ایک روز ضرور اپنا رنگ لائے گی۔ اس میں کسی وجہ سے تاخیر تو ہو سکتی ہے مگر اندھیر نہیں ہو سکتا۔

آخر میں ہم عرض کرتے ہیں کہ حضور اپنے قیمتی خطاب سے جماعت کو نوازیں۔

ہم ہیں ممبران جماعت احمدیہ ہیمبرگ۔

## حضور کا خطاب

اس سپاسنامہ کے جواب میں حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

"مجھے افسوس ہے کہ میں آپ کو جرمن زبان میں مخاطب نہیں کر سکتا [illegible] یہاں سے گئے گزر گئے ہیں لیکن اب ایک لمبا عرصہ ہو چکا ہے۔ ۱۹۳۴ء اور ۱۹۳۸ء کے درمیان میں یہاں آتا رہا ہوں اور کچھ جرمن زبان بھی میں نے سیکھی تھی۔ اب میں جب جرمنی آیا ہوں تو مجھے یوں محسوس ہوا کہ گویا میں اپنے ایک ملک سے اٹھ کر دوسرے اپنے ہی ملک میں آ گیا ہوں۔ میں آپ سب کا جنہوں نے میرے لئے بہت پیار اور محبت کے الفاظ استعمال کئے ہیں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ صرف اپنی جماعت کا ہی نہیں بلکہ جرمن حکومت کا بھی خاص طور پر جن کے نمائندے یہاں موجود ہیں ——— اور ساتھ ہی میں ایک پیغام آپ کے کانوں تک پہنچانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ اسلام امن کا مذہب ہے اسلام کے معنے ہی امن کے ہیں اور مسلمان وہ ہے جو کسی کو بھی دکھ نہیں پہنچاتا۔ ہر ایک کو سکھ پہنچانے کی کوشش کرتا ہے اس لئے میرے دل میں آپ سب کی بڑی خیر خواہی ہے اور میں ہمیشہ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس قوم کو اور دوسری قوموں کو بھی اس تباہی سے جو سر پر منڈلا رہی ہے محفوظ رکھے۔ اس تباہی سے بچنے کا ایک نسخہ میں آپ کو بتا سکتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ اپنے پیدا کرنے والے کے ساتھ ایک زندہ تعلق پیدا کریں کیونکہ اس وقت خدا غضب میں ہے اور اگر آپ اس کو راضی نہ کریں گے تو تباہ ہو جائیں گے۔

دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آج یہاں کے امام (چوہدری عبداللطیف صاحب) کی بیٹی کی شادی ہے۔ اس موقعہ پر میں امام صاحب اور آپ سب کو مبارکباد دیتا ہوں اور یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اسلام نے عورت کے حقوق کی اتنی حفاظت کی ہے کہ عقل حیران رہ جاتی ہے۔ چودہ سو سال میں عورت نے ہر قسم کی قربانی دے کر جو حقوق حاصل کئے ہیں اسلام نے پہلے سے یہ حقوق عورت کو دے رکھے تھے بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ۔ اس لئے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ ہم میں سے ہر ایک کو عورت کے حقوق کے متعلق معلومات حاصل کرنی چاہئیں اور عورتوں کو بھی چاہیئے کہ وہ مردوں کو مجبور کریں کہ وہ انہیں ان کے حقوق کے متعلق معلومات پہنچائیں۔ تا عورت وہ تمام حقوق حاصل کر سکے جو اس کا پیدائشی حق ہے اور جو ایک مرد بعض دفعہ اسے نہیں دیتا۔

آخر میں آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جماعت کا بھی اور باہر سے آنے والوں کا بھی اور میری یہ دعا ہے کہ آپ سب کو اللہ تعالیٰ اپنی شناخت کی توفیق دے۔ آمین"

(حضور کا یہ خطاب اردو میں تھا جس کا ترجمہ مکرم عبداللطیف صاحب ساتھ ساتھ جرمن زبان میں کر رہے تھے)

حضور نے اپنی تقریر کو جرمن زبان کے الفاظ DANKE SEHON یعنی بہت شکریہ کہہ کر ختم کیا۔

اس مختصر سادہ اور باوقار تقریب کے بعد حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔

## انفرادی ملاقاتیں

اس کے بعد انفرادی ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ جو کہ قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہا۔ حضور نے دوستوں کے حالات سنے اور مشورے کے طالبوں کو مناسب مشوروں سے نوازا۔ ایک جرمن احمدی عبدالحمید ڈگر جو کہ معذور ہیں اور بڑی مشکل سے چل سکتے ہیں کیونکہ ٹانگیں کام نہیں کرتیں۔ نہایت اخلاص کے ساتھ حضور کی خدمت میں حاضر رہے۔ حضور خود ان کے پاس تشریف لے گئے اور نہایت شفقت اور محبت سے گفتگو فرماتے رہے۔ ان کے لئے دوا بھی تجویز فرمائی۔ یہ صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ کی ۱۹۵۵ء میں تشریف آوری پر حضور کی خدمت میں سارا وقت حاضر رہے تھے۔ ان ملاقاتوں کے اختتام پر نماز ظہر و عصر کی تیاری شروع ہوئی۔ جرمن احمدی مسٹر عبدالغفور نے نہایت سریلی اور بلند آواز میں اذان کہی۔ اور حضور نے ظہر اور عصر کی نمازیں پڑھائیں۔

## جرمن احمدیوں کا اخلاص

جرمن احمدیوں کی حضور سے ملاقات کی تڑپ کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ ان میں سے کئی ایک دور دراز سے سفر اختیار کر کے حضور کی زیارت کے لئے آئے تھے۔ مسٹر سعید کرینٹر چار سو میل کا سفر طے کر کے چند روز قبل ہی مشن ہاؤس پہنچ گئے تھے تاکہ کام میں تعاون کر سکیں۔ اسی طرح مسٹر خلیل سٹولی تین سو میل کا سفر کر کے شامل ہوئے۔ مسٹر ڈنگر باوجود اپنی بیماری و معذوری کے حضور کی زیارت کے لئے آئے۔ مسٹر مارٹن اور مسٹر ناصر نکولسکی جو ربوہ بھی آ چکے ہیں اور دیگر ملکوں کی سیاحت کر چکے ہیں بھی شامل ہوئے۔

یہ سارے احمدی احباب نہایت ادب اور اخلاص کے ساتھ حضور کی خدمت میں حاضر رہے۔

## ایک جرمن خاتون کا قبول اسلام

خدا تعالیٰ اپنے خلیفہ کے کلمات میں جو اثر اور جذب ڈال رہا ہے اس کی ایک جھلک یوں نظر آئی کہ ایک جرمن خاتون نے حضور کے ہاتھ پر بیعت کر کے اسلام قبول کیا۔ الحمد للہ۔ اس خاتون کا اسلامی نام راشدہ مارٹن رکھا گیا۔ ان کے خاوند عبدالحمید مارٹن پہلے ہی احمدی ہیں اور فوج میں افسر ہیں۔

## پریس میں حضور کا ذکر

ٹیلی ویژن کے عملہ کی جماعت استقبالیہ میں حاضر تھی۔ انہوں نے اس تقریب کے مختلف پہلوؤں کو فلمایا اور یہ فلم ۱۷ جولائی کی شام کو ٹیلی ویژن پر دکھائی گئی ٹیلی ویژن کے علاوہ ریڈیو نے بھی حضور کی آمد کا ذکر نشر کیا۔ اس طرح حق و صداقت کی آواز لاکھوں افراد تک پہنچی۔

اخبارات میں جو خبریں شائع ہوئیں ان کا ترجمہ انشاء اللہ اگلی قسطوں میں پیش کیا جائے گا۔

(باقی)

## تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں داخلہ

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں فرسٹ ایئر کا داخلہ ۲ر اگست سے ۷ر اگست تک صرف ۵ روز کے لئے کھلا رہے گا۔ اس کے بعد مزید ۵ روز کے لئے ۲ر ستمبر سے ۷ر ستمبر تک داخلہ بغیر لیٹ فیس ہو سکے گا۔ سائنس مضامین کے لئے کم از کم پچاس فیصد نمبر ضروری ہیں۔ ستر فی صد سے تا حد وظیفہ تک فیس معافی کی مراعات دی جاتی ہیں۔ بوقت داخلہ پروویژنل کیریکٹر سرٹیفکیٹ مع دو عدد فوٹو اور گارڈین کا ہمراہ آنا لازمی ہے۔

فارم داخلہ اور پراسپکٹس دفتر کالج سے حاصل کریں۔

قاضی محمد اسلم ایم اے کینٹب
پرنسپل تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق منیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن کے افتتاح کے موقع پر ربوہ میں احمدی مستورات کے جلسہ میں

# حضرت سیدہ اُمِّ متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی اہم تقریر

## تعمیر مساجد کی جو اغراض اللہ تعالیٰ نے بتائی ہیں ہمارا فرض ہے کہ انہیں ہر لحظہ پیشِ نظر رکھیں

## ہم مسجد کی تعمیر پر بہت خوش ہیں لیکن خوشی کی یہ گھڑیاں ہمیں مزید قربانیوں کی طرف بھی توجہ دلاتی ہیں،

مؤرخہ ۲۱ جولائی ۱۹۶۷ء بروز جمعۃ المبارک جبکہ مسجد کوپن ہیگن کا افتتاح ہو رہا تھا مستورات کا جو جلسہ لجنہ اماء اللہ کے ہال میں اجتماعی دعا کی غرض سے منعقد ہوا اس میں حضرت سیدہ اُمِّ متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے جو تقریر فرمائی وہ افادۂ احباب کے لئے درجِ ذیل کی جاتی ہے:-

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ —— نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

وَعَلٰى عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ

اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ۔ (آل عمران)

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ

### سب سے پہلا گھر

جو تمام لوگوں کے فائدہ کے لئے بنایا گیا تھا وہ ہے جو مکہ میں ہے وہ تمام جہانوں کے لئے برکت والا مقام اور موجب ہدایت ہے۔ اس آیت میں مسجد کو گھر کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے خانہ کعبہ سب سے پہلی مسجد یا اللہ تعالیٰ کا گھر تھا اور دنیا میں جس قدر مساجد بنائی گئی ہیں یا بنائی جائیں گی وہ سب اسی مسجد کے ظلّ کے طور پر ہوں گی اور انہی اغراض کو پورا کرنے کے لئے بنائی جائیں گی جو بیت اللہ کی تعمیر کے مدِنظر تھیں۔ اس آیت سے پتہ لگتا ہے کہ بیت اللہ کی تعمیر کی تین بڑی غرضیں تھیں باقی سب غرضیں انہی تین غرضوں کے اردگرد گھومتی ہیں۔

### پہلی غرض

اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ کے الفاظ میں بیان ہوئی ہے کہ خدا کا گھر سب کیلئے ہے اس میں داخلہ کی کوئی شرط نہیں بادشاہ ہو یا گدا امیر ہو یا فقیر بوڑھا ہو یا بچہ۔ مرد ہو یا عورت سب کی عبادت کے لئے مسجد تعمیر کی جاتی ہے۔ گویا دوسرے الفاظ میں مسجد کا قیام ایک عظیم الشان برادری کے قیام کے لئے ایک ایسے معاشرہ اور تمدن کے قائم کرنے کیلئے ہوتا ہے جس میں مساوات ہو۔ جہاں کوئی اس لئے بڑا نہ ہو کہ اس کے پاس روپیہ زیادہ ہے جہاں کوئی اس لئے بڑا نہ ہو کہ وہ علم والا ہے جہاں کوئی اس لئے بڑا نہ سمجھا جائے کہ وہ کوئی بڑا عہدہ دار ہے بلکہ وہاں بڑائی کا معیار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ کے مطابق ہو کہ سب برابر ہیں۔ اگر کوئی قابلِ احترام قابلِ تعظیم ہے تو وہ جو تم میں سے زیادہ متقی ہے۔ بیت اللہ کے قیام کی اس غرض کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت نے پورا کیا آپ نے اعلان فرما دیا اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا۔ میں کسی خاص قوم کے لئے نہیں آیا جبکہ حضرت عیسے علیہ السلام نے کہا تھا کہ میں بنی اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں کے لئے آیا ہوں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے قبل جتنے انبیاء آئے سب اپنی اپنی قوموں اور اپنے اپنے ملکوں کے لئے تھے یہ صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک ہے جس نے اعلان فرمایا کہ میں ساری دنیا کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں۔ شمال کے رہنے والوں کے لئے بھی جنوب کے رہنے والوں کے لئے بھی مشرق کے رہنے والوں کے لئے بھی اور مغرب کے رہنے والوں کے لئے بھی۔ آپ کی بعثت کے بعد اب ساری دنیا کی نجات آپ کے ساتھ وابستہ ہونے میں ہے یا آپ کے فرزندِ جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی میں داخل ہونے کے ساتھ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ظلِّ کامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو تمام انبیاء کا بروز بنا کر بھیجا ہے جیسا کہ اس نے آپ کو اپنے الہام میں فرمایا جَرِيُّ اللّٰهِ فِيْ حُلَلِ الْاَنْبِيَاءِ اس لئے آپ بھی ساری دنیا اور دنیا کے ہر انسان کی طرف مبعوث کئے گئے ہیں اور ہر انسان تک اسلام کا پیغام پہنچانا آپ کی جماعت کا فرض ہے۔

ہماری غرض مساجد کی تعمیر سے بھی اسی وقت پوری ہو سکتی ہے جبکہ

### ہماری جماعت کے ذریعہ کامل مساوات قائم ہو

ہر شخص دوسرے کے حقوق کا خیال رکھے۔ کوئی شخص کسی دوسرے کو دکھ نہ پہنچائے۔ سب ایک دوسرے کو اپنے جیسا سمجھیں۔ کوئی کسی کو حقارت سے نہ دیکھے۔ کوئی ایک دوسرے سے اپنے آپ کو بڑا نہ سمجھے۔ معاشرہ میں مکمل امن ہو۔ غیبت چغلی دکھ پہنچانے سے باز رہا جائے۔ اگر ایسا معاشرہ قائم ہو جائے تو مساجد کی تعمیر کی غرض پوری ہو جاتی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کے ذریعہ یہ غرض پوری ہوئی اور اخوت کی بنیادوں پر ایک عالمگیر برادری کی بنیاد ڈالی گئی۔ غلامی مٹا دی گئی۔ تمام لوگوں کا ایک دوسرے سے یکساں سلوک تھا عورتوں کا احترام تھا۔ غرباء سے حسن سلوک تھا۔ لوگ ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر غرباء کی تکالیف کو دور کرتے تھے۔ کوئی دوسرے مسلمان کو تکلیف نہ دیتا تھا نہ ہاتھ سے نہ زبان سے۔ پھر مسلمانوں پر اسلامی تعلیم اور مساجد کی تعمیر کی غرض کو بھلا دینے کی وجہ سے زوال آیا۔ مسجدیں تو بڑی شاندار تعمیر کیں مگر ان میں نماز پڑھنے والے لوگ نہ رہے۔ ان میں کوئی امامت باقی نہ رہی۔ کسی کا دل چاہا پڑھ لی دل چاہا نہ پڑھی۔ حالانکہ قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق نماز باجماعت مردوں پر فرض ہے۔ نماز نہیں باجماعت نماز۔ مسجد میں جا کر پڑھنے کے دوسرے معنے یہ ہیں کہ ایک محلہ کے سب لوگ نماز کے لئے پانچ وقت مسجد میں اکٹھے ہوں گے۔ پانچ دفعہ وہ ایک دوسرے سے ملیں گے۔ کندھے سے کندھا جوڑ کر کھڑے ہوں گے ان میں آپس میں ایک دوسرے سے محبت پیدا ہو گی اخوت کا سبق ملے گا۔ پانچ دفعہ دن میں وہ امام کی آواز پر کبھی کھڑے ہوں گے کبھی بیٹھیں گے کبھی رکوع کریں گے اور کبھی سجدہ میں گر پڑیں گے اس طرح ان کو اطاعت کرنے کی تربیت حاصل ہو گی۔ جس کو وہ مسجد میں نہ دیکھیں گے قدرتی خیال پیدا ہو گا کہ آج نماز سے غیر حاضر رہنے والا بیمار نہ ہو کسی مصیبت میں نہ پھنس گیا ہو۔ وہ فوراً نماز کے بعد اس کا حال پتہ کرنے کی کوشش کریں گے۔ اگر واقعی وہ بیمار یا کسی اور تکلیف میں مبتلا ہوا تو اس کی تکلیف کو دور کرنے کی کوشش کریں گے۔ یہ جذبہ مساوات و اخوت

چودہ سو سال قبل مسلمانوں میں پیدا ہو گیا تھا ان سب کے دلوں کی تاریں ایک دوسرے سے ملتی تھیں یا بالفاظ دیگر ان سب کے جسموں میں ایک ہی دل دھڑکتا تھا۔ وہ ایک کنگھی کے دانتوں کی طرح تھے۔ لیکن جب نماز باجماعت میں مسلمانوں نے آنا چھوڑا نہ خلافت باقی رہی نہ اخوت باقی رہی اور نہ وہ عظیم الشان مساوات جس کی دشمن بھی قسم کھاتا تھا۔

اے احمدیہ جماعت کی خواتین! پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کے ذریعہ اس نئے آسمان اور نئی زمین کی بنیادیں ڈالی جا رہی ہیں جس کے قیام کی پیشگوئی اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کی تھی۔ آپ نے مسجدیں تو تعمیر کر لی ہیں لیکن

## مسجدوں کے آباد رکھنے کا انتظام

آپ نے کرنا ہے۔ مسجدوں کے لئے نمازی آپ کی گودوں میں پل کر جوان ہوتے ہیں یہ ماں کا وجود ہی ہے کہ خواہ وہ اپنے بچوں کو نمازی بنا دے یا شیطان۔ مساجد کے لئے صرف چندے دے کر خوش نہیں ہو جانا چاہئیے کہ ہم نے زیور پیش کر دئیے یا بڑی رقوم ادا کر دیں۔ بے شک یہ بھی بڑا بھاری ثواب ہے اگر محض للہ کیا گیا ہو لیکن اگر مساجد تعمیر ہو جائیں اور ان میں نمازیں پڑھنے والا کوئی نہ ہو تو کیا فائدہ ان مساجد کا۔ اللہ تعالیٰ نے امتِ محمدیہ کو خیر امت کہا ہے جیسا کہ فرمایا كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔ یہاں بھی یہ بتایا گیا ہے کہ امتِ محمدیہ کے ذمہ کسی ایک یا دو شخص کی اصلاح کا کام نہیں ساری دنیا تک پیغام صداقت پہنچانا ہمارا کام ہے۔ مردوں کا بھی اور عورتوں کا بھی۔ پھر یہ نہیں فرمایا کہ تمہارا کام صرف نیکی کی تلقین یا نصیحت کرنا ہے تَأْمُرُونَ کے الفاظ آئے ہیں جس کے معنے حکم کے ذریعہ کروانے کے ہیں یعنی نیکی زبردستی کروانی ہے۔ مجبور کرنا ہے نیکیاں کرنے کے لئے اور بدیاں چھوڑ دینے پر تا معاشرہ کے تمام افراد نیکی کے ایک زینہ پر اکٹھے ہو جائیں۔ جب تک قوم نیکیوں کے لحاظ سے ایک سطح پر نہیں آ جاتی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ یہ نہیں کہ دو چار نمازی اور تہجد گزار ہیں۔ چند روزے باقاعدہ رکھنے والیاں ہیں۔ کچھ چندوں میں اچھی ہیں بعض اطاعت کے لحاظ سے قابلِ تعریف ہیں۔ چند غرباء کا خیال رکھنے والیاں ہیں بلکہ ضروری ہے کہ قوم کی ہر عورت کا جذبۂ اطاعت۔ جذبۂ قربانی۔ جذبۂ تبلیغ اور جذبۂ عبادت یکساں ہو۔ جب قوم کے افراد کا یہ معیار ہو جاتا ہے تو پھر اسے کوئی شکست نہیں دے سکتا۔

قوم اور معاشرہ میں مساوات پیدا کرنے کا ایک طریق یہ بھی ہے کہ آپس میں رشتہ کرتے وقت دینداری اور تقوٰی کو مدنظر رکھا جائے۔ یہ نہ سوچا جائے کہ لڑکی کو جہیز کتنا ملے گا یا سسرال والوں کے ہاں سے جوڑے کتنے آئیں گے یا لڑکی والے سسرال والوں کو جوڑے دیں گے یا زیور۔ اسلام کی تعلیم اور مساجد یہ سبق دیتی ہیں کہ تم سب ایک ہو۔ رشتہ کرنے میں ذات پات۔ امیری غریبی کو نہیں دیکھنا چاہئیے۔ صرف لڑکے اور لڑکی کی ذاتی نیکی۔ تقوٰی اور اخلاق کو دیکھنا چاہئیے۔

میری بہنو! کیا یہ حقیقت نہیں کہ اپنے

## بچوں اور بچیوں کی دینی تعلیم اور تربیت

میں ہم ہی اکثر سست ہیں۔ ہمیں اس کی تو فکر ہوتی ہے کہ بچے امتحانوں میں پاس ہو جائیں۔ بچہ اگر صبح کی نماز کے وقت نہیں اٹھتا تو ماں کہتی ہے۔ جگانا نہ! رات بڑی دیر تک پڑھتا رہا ہے حالانکہ ایک دیندار ماں کا فرض ہے کہ وہ بچے پاس ہو یا فیل نماز وقت پر پڑھنی ہے

پھر ہماری مسجدوں کے آباد ہونے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ ہم سلسلہ کو واقفین زندگی اور مبلغ دیں جو دنیا کے کونہ کونہ۔ قریہ قریہ شہر شہر میں یہ منادی کرتے پھریں جاء المسیح جاء المسیح۔ یہ واقفین سلسلہ۔ یہ مبلغین آسمان سے تو نہیں گریں گے۔ آپ نے ان کو جنم دینا ہے آپ نے ان کی پرورش کرنی ہے آپ نے ان کی تربیت کرنی ہے اور آپ نے ہی ان کو تیار کر کے سلسلہ کو پیش کرنے ہیں۔ کیا اسلام اور دجالیت کی آخری جنگ جس کی خبر حضرت نوح علیہ السلام سے اب تک انبیاء دیتے چلے آ رہے تھے اس کے لئے ہمارے پاس کافی واقفین موجود ہیں جو اسلام کی حقانیت کو دوسرے مذاہب پر ثابت کر سکیں۔ جو پکار پکار کر دنیا کے ہر شہر والوں کو یہ بتا سکیں کہ اسلام ہی زندہ مذہب ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی زندہ نبی ہیں اور قرآن ہی زندہ کتاب ہے آؤ اگر فلاح چاہتے ہو تو اسلام کو قبول کرو۔ ہمارے پاس تو ابھی اتنے واقفین بھی نہیں جو دنیا کے ایک ایک ملک کے لئے بھی کافی ہو سکیں کجا کہ ایک ایک شہر کے لئے۔ یہ نمازی۔ یہ واقفین۔

## یہ مبلغین اسلام آپ نے فراہم کرنے ہیں

اور جب تک ہماری ہر عورت اپنا کردار صحیح طور پر ادا نہیں کرتی اور ہر روح کو ضائع ہونے سے نہیں بچاتی وہ خدا تعالیٰ کے حضور گنہگار ہے۔

میری عزیز بہنو! اپنی ذمہ داریاں سمجھو۔ خوش نہ ہو جاؤ کہ مسجدیں تعمیر کرنے میں ہمارا بڑا حصہ ہے وہ دن تمہارے لئے عید کی خوشی کا دن ہو گا جس دن یہ ساری مسجدیں اس طرح نمازیوں سے پُر ہوں کہ اُنہی شہروں میں مزید مساجد کی ضرورت پیش آئے۔

پھر مسجد میں اکٹھے ہو کر اس کی صفائی اور پاکیزگی کا بڑا خیال رکھا جاتا ہے۔ یہی حال ہمارے معاشرہ کا ہو۔ ہمارے گھر۔ ہمارے محلہ ہمارا شہر اس طرح صاف ستھرا اور پُرکشش ہو جیسے مسجد کو رکھا جاتا ہے ظاہری صفائی کے لحاظ سے بھی اور باطنی صفائی کے لحاظ سے بھی۔ اس کے رہنے والے ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنے والے ہوں ایک دوسرے کی ضرورت کو سمجھنے والے ہوں کوئی بھوکا نہ رہے۔ کوئی ننگا نہ رہے ہر ایک کو ضروری تعلیم میسر آئے۔ ضروری علاج میسر آئے۔ کسی کی غیبت نہ ہو چغلی نہ ہو۔ بہتان نہ لگایا جائے۔ کسی کو دُکھ نہ دیا جائے۔ دعوت کرو تو غرباء کو ضرور مدعو کرو۔ ہر تقریب میں امیر غریب سب شریک ہوں۔ یہ وہ نظام نو ہے جس کی بنیاد الوصیت کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ڈالی۔ جس کی دیواریں تحریک جدید کے ذریعہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑی کیں جس کی مزید تعمیر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی تحریکات کے ذریعہ فرما رہے ہیں۔ مبارک ہیں ہماری جماعت کی وہ بہنیں جو ان سب تحریکوں میں حصہ لے کر اس نظام نو میں ایک ایک اینٹ لگائیں گی۔

## مساجد کے قیام کی دوسری غرض

مُبَارَكًا کے الفاظ میں بیان کی گئی ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے گھر کا قیام مبارک ہوتا ہے۔ اس لئے کہ وہاں ذکر الٰہی کیا جاتا ہے فضول اور گھریلو باتوں سے اجتناب کیا جاتا ہے دنیوی کام مسجد میں سرانجام نہیں دئے جاتے وہاں خدا کا ذکر ہوتا ہے دعائیں ہوتی ہیں درود شریف پڑھا جاتا ہے جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی برکتیں اس مقام پر نازل ہوتی ہیں۔

پس میری بہنو! مساجد کے قیام کی غرض ہم اسی وقت پوری کرنے والی بن سکتی ہیں جب ہماری جماعت کے ہر فرد کے ذریعہ ذکر الٰہی کا مقصد پورا ہو۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر کا یہ مطلب نہیں کہ صرف زبان سے سبحان اللہ۔ الحمد للہ اور اللہ اکبر کہہ دیا جائے۔ بیشک زبان سے کہنا بھی ثواب ہے لیکن اس وقت جب دل بھی زبان کا ساتھ دے رہا ہو حقیقی ذکر یہ ہے کہ اپنے طریق عمل۔ اپنے نمونہ اپنی زندگیوں اور اپنی اولادوں کی تربیت سے دنیا پر ثابت کر دیا جائے کہ ہمارے جسموں کا ذرہ ذرہ ہمارے دن اور رات کی ہر گھڑی اور ہمارے معاشرہ کا ہر فرد اللہ تعالیٰ کی عظمت پر دلیل ہے اسکی حمد کے ترانے گاتا اور اسکی کبریائی کا اقرار کرتا ہے۔ منہ سے اللہ اکبر کہہ دینا اور اللہ تعالیٰ کے تعلقات پر دنیاوی تعلقات کو مقدم رکھنا ذکر الٰہی کے خلاف ہے حقیقی ذکر الٰہی کا قیام اسی وقت ہو سکتا ہے جب ہر شخص کا دل اللہ تعالیٰ کی محبت سے اس طرح معمور ہو کہ وہ آگ میں پڑنا برداشت کر لے مگر خدا تعالیٰ کے کسی حکم کو توڑنا اور اسکی نافرمانی اسے گوارہ نہ ہو۔ گھر میں بیٹھے ہوئے بھی ہم کو ذکر الٰہی میں مشغول رہنا چاہیئے۔ اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے کھاتے پیتے ہماری زبانوں اور ہمارے دلوں میں خدا کا نام ہو۔ ہمارے ہر کام میں یہ مدنظر رہے کہ اس کام سے

## اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال بلند ہو

احادیث میں آتا ہے کہ صحابہؓ میں نیکیوں میں ایک دوسرے سے بڑھنے اور آگے نکلنے کا بیحد شوق تھا۔ ایک دفعہ چند غرباء آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا یا رسول اللہ! امراء کے پاس دولت ہے وہ اسلام کی خاطر چندے دیتے ہیں بڑی بڑی مالی قربانیاں کرتے ہیں ہمارے پاس کچھ نہیں ہم کیا کریں آپؐ نے فرمایا تم تینتیس دفعہ سبحان اللہ۔ تینتیس دفعہ الحمد للہ اور چونتیس دفعہ اللہ اکبر ہر نماز کے بعد پڑھا کرو۔ وہ صحابہؓ جو ہر وقت اس فکر میں رہتے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مُنہ سے ... بات نکلے اور ہم سب سے پہلے اس پر عمل کرنے والے ہوں ان سب تک یہ بات پہنچ گئی۔ کیا غرباء اور کیا امراء سب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر عمل کرنا شروع کر دیا۔ چند روز بعد وہ لوگ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

حاضر ہوئے اور کہا کہ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ امراء نے بھی حضور کے اس ارشاد پر عمل کرنا شروع کر دیا ہے۔ آپ نے فرمایا اگر کوئی نیکی کرنا چاہے تو میں اسے کیسے روک سکتا ہوں۔ یہ وہ جذبہ قربانی اور فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرَاتِ کی روح تھی جس نے صحابہؓ کو تھوڑے عرصہ میں دنیا کی حکومت عطا کر دی۔ اگر صحابہ کرام والی یہ روح آج ہم میں پیدا ہو جائے تو یقیناً ہم اپنے عمل اور قربانیوں کے نتیجہ میں مساجد کے قیام کی غرض کو پورا کرنے والی بن سکتی ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ ہمارے وجودوں کو بابرکت بنا دے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے گھروں کو بابرکت بنا دے گا۔ اللہ تعالےٰ کی برکت ہمارے شہر پر نازل ہو گی۔ اس میں بسنے والا ہر شخص خدا تعالےٰ کی برکتوں کا حامل ہو گا اور دنیا ان سے برکت حاصل کرے گی۔ ایسے ہی گھروں اور ان گھروں میں رہنے والوں کے متعلق اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

فِیْ بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰہُ اَنْ تُرْفَعَ وَیُذْکَرَ فِیْھَا اسْمُہٗ
یُسَبِّحُ لَہٗ فِیْھَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ۔ رِجَالٌ لَّا تُلْھِیْھِمْ تِجَارَۃٌ
وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَآءِ الزَّکٰوۃِ
یَخَافُوْنَ یَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِیْہِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ۔ (سورۂ نور)

## اللہ تعالےٰ کا یہ نور

کچھ ایسے گھروں میں ہے جن کے اُونچا کئے جانے کا خدا نے حکم دے دیا ہے اور ان میں خدا کا نام لیا جاتا ہے اور ان میں اس کی تسبیح کی جاتی ہے دن کے وقتوں میں بھی اور شام کے وقتوں میں بھی اور یہ ذکر کرنے والے کچھ مرد ہیں جن کو اللہ کے ذکر سے اور نماز کے قائم کرنے سے اور زکوٰۃ کے دینے سے نہ تجارت اور نہ سودا بیچنا غافل کرتا ہے وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل الٹ جائیں گے اور آنکھیں پلٹ جائیں گی۔

اس میں بتایا ہے کہ دنیا کا کاروبار۔ گھر کے مشغل۔ تعلیم حاصل کرنا۔ تقریبات۔ کسی قسم کا بھی کام ہو وہ ذکرِ الٰہی سے ہمیں غافل نہ کر دے۔ ہمارے دل ہر وقت اللہ تعالےٰ کے ذکر سے منور ہوں اور اس کے نُور سے دنیا کو منور کرتے ہیں اور اس طرح وہ چلتی پھرتی مسجدیں بن جائیں۔

پس مساجد کو مبارک بنانے کے لئے ان میں نماز پڑھنے والے ہر شخص کو خود مبارک بننا چاہیئے۔ صاف دل۔ صاف روح کے ساتھ خدا کے گھر میں جانے والا ہو۔ جس طرح مسجد میں ظاہری گند اور کوڑا کرکٹ پھینکنا منع ہے اسی طرح مسجدوں کو آباد کرنیوالوں کے دل بھی ہر قسم کی شرک کی ملونی سے صاف و پاک ہیں۔ دنیا کی کوئی کدورت ان میں نہ ہو ان کے معاشرہ میں کسی قسم کی بدعت اور رسومات کا دخل نہ ہو۔ وہ قَالَ اللّٰہُ اور قَالَ الرَّسُوْلُ کے مطابق زندگیاں گزارنے والے ہوں۔ وجاہلیت کی نقل کرنے والے نہ ہوں صرف قرآنی احکام اور سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر چلنے والے ہوں۔ تب ہمارا معاشرہ اور ہماری مسجدیں مبارک بن سکتی ہیں۔ معاشرہ کو صاف۔ پاکیزہ اور مبارک بنانے میں عورتوں کا بڑا دخل ہے۔ پس

## خود نمازی بنو اور اپنی اولادوں کو بھی نمازی بناؤ

کیونکہ پاک ہونے کا ایک ذریعہ وہ نماز بھی ہے جو تضرّع سے ادا کی جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"کوشش کرو کہ پاک ہو جاؤ کہ انسان پاک کو تب پاتا ہے کہ خود پاک ہو جائے مگر تم اس نعمت کو کیونکر پا سکو؟ اس کا جواب خدا نے دیا ہے جہاں قرآن میں فرماتا ہے وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ یعنی نماز اور صبر کے ساتھ خدا سے مدد چاہو نماز کیا ہے؟ وہ دعا ہے۔ جو تسبیح۔ تحمید۔ تقدیس اور استغفار اور درود کے ساتھ تضرّع سے مانگی جاتی ہے۔ سو جب تم نماز پڑھو تو بے خبر لوگوں کی طرح اپنی دعاؤں میں صرف عربی الفاظ کے پابند نہ رہو کیونکہ انکی نماز اور ان کا استغفار سب رسمیں ہیں جن کیساتھ کوئی حقیقت نہیں لیکن جب تم نماز پڑھو تو بجز قرآن کے جو خدا کا کلام ہے اور بجز بعض ادعیہ ماثورہ کے کہ وہ رسولؐ کا کلام ہے باقی اپنی تمام دعاؤں میں اپنی زبان میں ہی الفاظ متضرّعانہ ادا کر لیا کرو تاکہ تمہارے دلوں پر اس عجز و نیاز کا کچھ اثر ہو۔ نماز آنیوالی بلاؤں کا علاج ہے تم نہیں جانتے کہ نیا دن چڑھنے والا کس قسم کی قضا و قدر تمہارے لئے لائے گا؟ پس قبل اس کے جو دن چڑھے تم اپنے مولا کی جناب میں تضرّع کرو کہ تمہارے لئے خیر و برکت کا دن چڑھے۔"

(کشتی نوح)

## مساجد کے قیام کی تیسری غرض

مذکورہ بالا آیت میں ھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ بیان فرمائی گئی ہے۔ کہ مسجد کا قیام اس غرض سے ہو کہ وہ سب دنیا کے لئے ہدایت کا باعث بنیں۔ اللہ تعالےٰ ربّ العالمین ہے اس کی صفت ربوبیت کے تقاضہ کے ماتحت دنیا کی ہر قوم کی ہدایت کے لئے اس کی طرف سے انبیاء آئے اور پھر سب دُنیا کی ہدایت کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپ کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ساری دنیا کے لئے رحمت بنا کر بھیجا تھا۔ آپ کی رحمت سے دنیا کی ہر قوم نے ہر زمانہ نے۔ ہر طبقہ نے انسانوں نے بھی اور حیوانوں نے بھی حصہ پایا۔ آپ کی رحمت کسی خاص زمانہ یا طبقہ کے لئے نہیں تھی آپ کی تعلیم کسی خاص ملک کے لئے نہیں تھی آپ کی تعلیم کسی خاص ملک کے لئے نہیں تھی آپ کی رحمت ہمیشہ کیلئے تھی آپ کی قوت قدسیہ آج بھی زندہ ہے اور ہم نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مان کر آپ کی رحمت سے حصّہ پایا ہے۔ پس جس طرح اللہ تعالیٰ ربّ العالمین ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین ہیں اسی طرح اللہ تعالےٰ کے گھر ساری دنیا کے لئے ہدایت کا ذریعہ ہیں اسی لئے پانچوں وقت موذن مسجد سے آواز بلند کرتا ہے حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ۔ اور نماز پڑھنے کے لئے مساجد میں آؤ اور کامیابی کے چشمہ کی طرف دوڑو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے قرآن مجید کے احکام پر چلتے ہوئے اپنے آپ کو ھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ بنا دیا جس کی گواہی خود حضور علیہ السلام نے دی آپ نے فرمایا اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّھِمُ اقْتَدَیْتُمْ اھْتَدَیْتُمْ (مشکوٰۃ) کہ میرے صحابہ تو ستاروں کی طرح ہیں جس ستارہ کو اپنی منزل کا نشان قرار دے کر تم اس کے پیچھے چل پڑو گے اس کے نقش قدم پر چلتے ہوئے تم منزل مقصود کو پا لو گے۔ غرض صحابہ کا وجود بھی ھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ تھا ان کی ساری زندگیاں دوسروں کو نیکی کی تلقین کرنے۔ برائی سے روکنے اور خود دنیا کے لئے نمونہ بنانے میں گذریں اور یہی تفسیر لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ کی۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کی پیروی کرتے ہوئے تم خود اپنی زندگیاں ایسی بنا لو جو نمونہ ہوں دنیا کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں تمہارے لئے نمونہ موجود ہے جس کو دیکھ کر تم نے اپنی زندگیاں دنیا کے لئے نمونہ بنانی ہیں۔ پس ہماری مساجد بھی ہدایت کا ذریعہ اس وقت کامل طور پر بن سکتی ہیں جب ہمارے وجود دوسروں کے لئے کَالنُّجُوْم ثابت ہوں تاکہ ہمارے کردار ہماری زندگی۔ ہمارے علم قرآن۔ ہمارے اخلاق ہمارے لین دین۔ ہمارے اٹھنے بیٹھنے غرض ہر چیز کو دیکھ کر دنیا اسلام کی طرف کھنچے اور مان جائے کہ یہ عظیم الشان انقلاب ان میں صرف اور صرف احمدیت کے ذریعہ سے پیدا ہوا ہے اور اس زمانہ میں احمدیت ہی حقیقی اسلام اور نجات کا ذریعہ ہے۔

## ھُدًی کے معنے

شریعت اور فہم شریعت کے بھی ہوتے ہیں یعنی شریعت کے ہر حکم سے ہمیں مکمل واقفیت ہو اور اس پر ہمارا عمل ہو۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کس خوبصورتی سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تھا کہ کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْاٰنَ آپ کے اخلاق اور اوصاف کریمانہ کے متعلق میں کیا بتاؤں؟ قرآن پڑھ لو آپکی زندگی چلتا پھرتا نمونہ تھی قرآن مجید کا۔ یہی روح۔ یہی جذبہ آج ہمارے اندر بھی پیدا ہو جائے تو ہماری مسجدوں کے قیام کی غرض ھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ بھی ہمارے ذریعہ پوری ہو سکتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بھی عالمین کو ہدایت کی طرف دینے کے لئے یورپ کا سفر اختیار فرمایا ہے اور مسجد کا افتتاح بھی اسی دعوت کی ایک عظیم الشان کڑی ہے۔ جیسا کہ آپ نے جاتے ہوئے فرمایا ہے کہ میری بہنوں کا مجھ پر حق ہے کہ وہ میرے سفر کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں آپ سب کا فرض ہے کہ دعا کرتی رہیں اللہ تعالیٰ آپ کے سفر کو بہت بہت مبارک فرمائے آپ فتح و ظفر کا ڈنکا بجاتے ہوئے تمام دنیا کو ہدایت کا پیغام دیکر تشریف لائیں۔ آمین

دُنیا کو ہدایت کی طرف بلانے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ انسان خود ہدایت یافتہ ہو۔ اسی مضمون کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ وَلَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰہَ فَعَسٰٓی اُولٰٓئِکَ اَنْ یَّکُوْنُوْا مِنَ الْمُھْتَدِیْنَ (ترجمہ) اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ تعالےٰ اور یوم آخرۃ پر ایمان لاتا ہے اور نماز کو قائم کرتا ہے اور زکوٰۃ دیتا ہے اور اللہ تعالےٰ کے کسی سے نہیں ڈرتا۔ یقیناً ایسے لوگ کامیابی کی طرف لے جائے جائینگے اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے

## مساجد کو آباد رکھنے کے پانچ گر

بیان فرماتے ہیں کہ (۱) اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان (۲) یوم آخرۃ پر ایمان۔ یوم آخرۃ پر ایمان کا مطلب صرف اعتقادی ایمان نہیں بلکہ ہر وقت پیش نظر رکھے کہ ایک دن آنے والا ہے جب میرے اعمال کا محاسبہ ہوگا۔ دنیا میں کسی کو دکھ نہ دوں۔ تکلیف نہ پہنچاؤں۔ اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی ادا کروں اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کے بھی۔ یہ وہ ضروری چیز ہے جس کا ذکر ایمان کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ آخرت کو پیش نظر رکھ کر انسان گناہوں سے محفوظ رہ سکتا ہے اور دنیا کی اصلاح و ہدایت کا باعث بن سکتا ہے (۳) نماز کی ادائیگی۔ باوجود آخرت کو ہر وقت مدنظر رکھنے کے پھر جو کمزوریاں رہ جائیں گی ان کو نماز دور کر دیگی جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْکَرِ۔ (۴) زکوٰۃ کا دینا یعنی حقوق العباد کی ادائیگی۔ چندے دینا۔ غرباء کا خیال۔ ان کے جذبات کا خیال۔ معاشرہ کے ہر رکن کا خیال وغیرہ (۵) خشیت الٰہی کہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی خشیت طاری رہے۔ وہ ذات غنی ہے۔ ہم عمل کریں گے قربانیاں دیں گے مگر ساتھ ہی عاجزی انکساری اور خشیت سے کبھی دل میں تکبر پیدا نہ ہو جائے ہر وقت تضرع اور عاجزی سے خدا کے حضور گڑگڑاتے رہیں کہ تو ہی ہمیں ایسے عملوں کی توفیق عطا فرما جو تیرے فضل کو جذب کرنے والے ہوں۔ ان صفات کو اپنے اندر پیدا کرنے والوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ ہدایت پانیوالے ہونگے اور پھر ھدًی للعالمین بن سکیں گے اور مسجدوں کی تعمیر کی غرض کو پورا کرنے والے ہوں گے۔

مساجد کے قیام کی ان اغراض کے علاوہ

### سب سے ضروری اور سب سے بڑی غرض

یہ ہے کہ مسجد کی تعمیر ہر وقت انسانی ذہن کو یہ یاد دلاتی رہتی ہے کہ تمہارا ایک امام ہونا چاہیئے۔ اسی چیز کو اللہ تعالیٰ نے وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰھِیْمَ مُصَلًّی کے الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔ امام کے بغیر نہ مسجدوں کی غرض پوری ہوتی ہے نہ جماعت کی جس طرح مساجد میں نماز پڑھانے کے لئے ایک امام کی ضرورت ہے نماز با جماعت اس کے بغیر ہو ہی نہیں سکتی اسی طرح اسلام کی بقا کے لئے مسلمانوں کی ترقی کے لئے ضروری ہے کہ ان کا امام ہو۔ اور اس کی اطاعت کرتے ہوئے وہ ترقی کریں۔ جب تک مسلمانوں میں خلافت باقی رہی مسلمان ترقی کرتے چلے گئے جب خلافت کا دامن چھوڑا تباہ ہو گئے۔ ذلیل ہو گئے اور وہ ادبار ان پر آیا جس کی تاریخ کا صفحہ صفحہ گواہی دے رہا ہے۔ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دنیا کو تباہی سے بچانے کے لئے بھیجا اور آپ کے ذریعہ احمدیہ جماعت کو

### انعام خلافت سے سرفراز فرمایا

لیکن ساتھ ہی فرما دیا وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ۔ کہ یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ انعام خلافت کا مشروط ہے تمہارے ایمان اور اعمال صالحہ کے ساتھ۔ یہاں ایمان سے مراد ایمان بالخلافت ہے یعنی خلافت کے قیام کو دل و جان سے ماننا اور اس عقیدہ پر قائم رہنا کہ خلافت کا قیام ہماری ترقی۔ احمدیت کے غلبہ اور اسلام کی بقا کے لئے نہایت ضروری ہے اور اعمال صالحہ سے مراد وہ کام ہیں وہ قربانیاں ہیں وہ خدمت ہے جو خلافت کے مناسب شان ہو اور خلافت کی اطاعت میں کی جائے۔

پس احمدی خواتین! خوش ہو اللہ تعالیٰ کے انعام سے کہ اس نے ہمیں اس انعام سے نوازا لیکن ڈرتے رہیں ہمارے دل ہر وقت اس ڈر سے کہ کوئی کام ایسا نہ ہو جائے کوئی گناہ ایسا نہ سرزد ہو جائے جو ہمیں من حیث القوم اللہ تعالیٰ کی نظروں سے گرا دے۔ اس لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا کہ تم اپنی نسلوں در نسلوں کو یہ سبق دیتے چلے جاؤ کہ ہم نے خلافت کے انعام کو اپنے میں قائم رکھنا ہے تا اسلام کا جھنڈا ہمیشہ بلند رہے۔ پس میری بہنو! یہ ایک بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے احمدی خواتین پر کہ وہ خلافت کی اہمیت اور خلافت کی برکات سے آنے والی نسلوں کو واقف کراتی رہیں تاکہ احمدیت میں نسلاً بعد نسلٍ ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں جو اپنے آپ کو اس انعام کا مستحق قرار دیتے ہوئے اسلام کے جھنڈے کو لہراتے رہیں۔

## آج جس مسجد کا افتتاح ہو رہا ہے

(الحمدللہ کہ یہ افتتاح حضرت امیر المومنین ۱۲ جولائی کو فرما چکے ہیں) اس مسجد کی تعمیر کا فیصلہ ہماری بہنوں نے دسمبر ۱۹۶۴ء میں اس خوشی میں کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بابرکت دور کو پچاس سال تک لمبا کر دیا تھا یہ ایک نذرانۂ عقیدت تھا اپنے خدائے عزوجل کے حضور میں احمدی خواتین کا۔ بے شک وہ وجود جس کے دور خلافت کے پچاس سال گذرنے پر ہم نے نذرانہ مسجد کی صورت میں پیش کرنے کا وعدہ کیا تھا آج ہم میں نہیں اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی خبر کے مطابق اپنے نفسی نقطہ آسمان تک اٹھایا جا چکا ہے۔ لیکن ہمارا خدا زندہ خدا ہے۔ اس نے جماعت کو پھر ایک ہاتھ پر متحد کر دیا ہے اور اس کا فیصلہ ہے کہ کفر و اسلام کی اس آخری جنگ میں اسلام کی فتح ہو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اسلام کے غلبہ کی خبر آج سے بہت عرصہ پہلے دی تھی اور اس غرض سے اس نے خلافت کا سلسلہ جاری فرمایا تا ایک جماعت اپنے امام کی قیادت میں خدا اور اس کے نام کو بلند رکھنے کیلئے ہر وقت قربانیاں دینے والی موجود رہے۔

پس میری عزیز بہنو! بے شک ہم خوش ہیں کہ مسجد جس کا وعدہ ہم نے کیا تھا تعمیر ہو چکی ہے لیکن یہ خوشی کی گھڑیاں ہمیں مزید قربانیوں کی طرف توجہ دلاتی ہیں اور ان کے لئے ہمیں ہر وقت اور ہر آن تیار رہنا چاہیئے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مطابق ہماری زندگیاں بھی قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کی عملی تفسیر ہوں

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے

کہ ہم اپنی ایسی قربانیوں کے نتیجہ میں جو اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے والی ہوں اپنی زندگیوں میں ہی ایک انقلاب عظیم دیکھ لیں اور اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا کا نظارہ ہماری آنکھیں دیکھیں۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

---

## قابل تقلید مثال

کراچی کے انصار اللہ کے سالانہ مقامی اجتماع میں محترم شیخ مبارک احمد صاحب قائد اصلاح و ارشاد کی تحریک پر محترم محمد شفیع صاحب نجیب آبادی زعیم اعلیٰ انصار اللہ کراچی اور محترم چوہدری مبارک احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی نے ماہنامہ انصار اللہ کے پچاس پچاس نئے خریدار مہیا کرنے کا وعدہ کر کے ایک قابل تقلید مثال قائم کی ہے۔ نیز اجتماع کے دوران دس اور احباب نے ماہنامہ کی خریداری قبول کر کے اپنے آپ کو جماعت کی دعاؤں کا مستحق بنا لیا ہے۔ لہٰذا احباب دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ جہاں ان سب پر اپنا خاص فضل فرمائے وہاں دوسرے عہدیداران اور اراکین کو بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے

(مینیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ)

---

## ولادت

خاکسار کے فرزند مرزا احمد الیاس کو اللہ نے پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے نومولود کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے درخواست دعا ہے۔

خاکسار مرزا محمد اسماعیل مال روڈ چمن بلوچستان


## نیا سٹاک آگیا

### مومن کلاتھ ہاؤس

گولبازار میں کپڑے کا نیا سٹاک آگیا۔ مثلاً سوتی فرائز پرنٹ ویلپن، بہترین ساٹن بورو کیٹ۔ کریپ۔ ہملٹن۔ پوپلین ویلپن بہترین دریاں۔ بستر کی چادریں۔ اس کے علاوہ دیگر ریشمی و سوتی کپڑے خریدنے کے لئے تشریف لائیے۔

دیانتداری ہمارا نصب العین ہے

ہیڈ پرائٹر

سید محمد افضل شاہ

خواجہ عبد المومن

قریشی مارکیٹ گول بازار۔ ربوہ

# قرآن مجید کی دو امتیازی خوبیاں جو دنیا کی اور کسی کتاب میں نہیں پائی جاتیں

## اس کے تمام احکام حکمت پر مبنی ہیں اور یہ کامل ہونے کے لحاظ سے تمام شریعتوں سے افضل ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ المومنون کی آیت ۶۳ وَلَدَیْنَا کِتٰبٌ یَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَھُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ۔ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَدَیْنَا کِتٰبٌ یَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَھُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ۔ مفسرین لکھتے ہیں کہ اس جگہ کتاب سے مراد وہ نامۂ اعمال ہے جو ملائکہ لکھتے رہتے ہیں اور چونکہ ملائکہ یہ کام اللہ تعالیٰ کے حکم سے کرتے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کو اپنی طرف منسوب کیا ہے بعض کہتے ہیں کہ اس کتاب سے لوح محفوظ مراد ہے اور بعض نے وَلَدَیْنَا کِتٰبٌ سے قرآن کریم مراد لیا ہے۔ نامۂ اعمال کی صورت میں تو اس آیت کے یہ معنے ہوں گے کہ قیامت کے دن ہم ایسے امتیازی طریقوں کے ساتھ فیصلہ کریں گے کہ جتنا جتنا کوئی شخص انعام کا حقدار ہوگا [illegible] اس کو مل جائے گا۔ اور کوئی وجہ جو کسی کے غیر مجرم بنانے کی ہو اسے نظر انداز نہیں کیا جائے گا۔ لیکن چونکہ اس سے پہلے اسلامی شریعت کا ذکر کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ اس میں کوئی حکم ایسا نہیں جو ناقابل عمل ہو۔ بلکہ ہر طبیعت اور فطرت کا انسان اس پر عمل کر سکتا ہے اس لئے وَلَدَیْنَا کِتٰبٌ سے درحقیقت قرآن کریم ہی مراد ہے اور اللہ تعالیٰ اس میں اسلامی شریعت کی بعض اور خصوصیات پر روشنی ڈالتا ہے۔ مفرداتِ امام راغبؒ جو قرآنی لغت کی ایک مشہور کتاب ہے اس میں حَقّ کے معنوں پر بحث کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس کے ایک معنے اس چیز کے بھی ہوتے ہیں جو حکمت کے مطابق ہو اسی لئے کہا جاتا ہے کہ

فِعْلُ اللّٰہِ تَعَالٰی کُلُّہٗ حَقٌّ

یعنی اللہ تعالیٰ کا ہر کام حکمت پر مبنی ہے جیسے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں سورج اور چاند کی پیدائش کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ مَا خَلَقَ اللّٰہُ ذٰلِکَ اِلَّا بِالْحَقِّ (یونس رکوع ۱) اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو حق و حکمت کے ساتھ پیدا کیا ہے یعنی ان چیزوں کی پیدائش بلا وجہ نہیں کی گئی۔ بلکہ ان میں بڑی بھاری حکمتیں رکھی گئی ہیں۔

پھر وہ لکھتے ہیں کہ حق کا لفظ الکمالِ شریعت کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ۔ (سورۃ صف ع۱) یعنی وہ خدا ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ اس کو تمام دینوں پر غالب کرے خواہ مشرک لوگ دین کے اس غلبہ کو کتنا ہی ناپسند کریں۔ اس جگہ اسلام کو دین الحق یعنی معنوں میں قرار دیا گیا ہے کہ یہ دین باقی تمام ادیان پر اپنی کامل شریعت کے لحاظ سے غلبہ اور تفوق رکھتا ہے۔ ان معانی کو ملحوظ رکھتے ہوئے وَلَدَیْنَا کِتٰبٌ یَّنْطِقُ بِالْحَقِّ کے ایک معنے یہ ہوں گے کہ ہمارے پاس وہ کتاب ہے جس کے تمام احکام حکمت پر مبنی ہیں اور دوسرے معنے یہ ہوں گے کہ ہمارے پاس وہ کتاب ہے جو تمام شریعتوں پر اپنے کامل ہونے کے لحاظ سے افضلیت رکھتی ہے اور یہ دونوں خوبیاں ایسی ہیں جو دنیا کی کسی اور کتاب میں نہیں پائی جاتیں۔"

(تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ ۲ صفحہ ۸۷-۱۸۶)

## درخواستِ دعا

۱۔ خاکسار کے والد ماسٹر غلام محمد صاحب گزشتہ جمعہ سے اچانک بائیں طرف فالج کا حملہ ہونے کے باعث بیمار ہو گئے ہیں احباب سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عطاء الحمد صدر مجلس خدام الاحمدیہ جماعت احمدیہ ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ)

۲۔ مکرم ماسٹر نقیر اللہ صاحب بیڈن روڈ لاہور آنکھ کے علاج کی غرض سے ریلوے ہسپتال لاہور میں داخل ہیں احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرماویں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(محمد احمد کارکن مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

# کراچی میں قیامت خیز بارش سے ۲۰ لاکھ افراد متاثر ہوئے!

## ۳۲ گھنٹہ میں بارہ انچ بارش۔ ستّرہ افراد ہلاک۔ ۲۵ ہزار بے گھر

کراچی ۲۶ جولائی۔ بذریعہ ڈاک۔ کراچی میں مون سون کی پہلی بارش سے سنگین صورت حال پیدا ہو چکی ہے۔ گزشتہ روز سے شہر میں بارہ انچ پانی برس چکا ہے اور موسلا دھار بارش بدستور ہو رہی ہے۔ پرسوں ہولناک بارش اور ندی نالوں کے زبردست سیلاب کے دوران سمندر میں بھی طوفان آگیا۔ اور ساڑھے نو فٹ اونچی سمندری لہر برساتی پانی کو دھکیلتی ساحل پر چڑھ دوڑی اس عظیم آفت سے کوئی بیس لاکھ انسان متاثر ہوئے اور پچیس ہزار افراد بے گھر ہو گئے۔ شہر کے مختلف حصوں میں گیارہ اموات ہو چکی ہیں۔ متعدد افراد ابھی تک لاپتہ ہیں۔ ماری پور روڈ شہر سے کٹ چکی ہے۔ اور لیاری ہائی وے روڈ بھی پانی میں بہہ گئی ہے۔ مقامی حکام نے صوبے کے چیف ریلیف کمشنر کو فوری مدد کا پیغام بھیجا ہے۔

کراچی میں قیامت خیز بارش پیر کے دن پونے نو بجے صبح شروع ہوئی۔ اور اس کے ساتھ تیز و تند ہوا کا طوفان بھی اٹھ آیا۔ شہر کے بیچوں بیچ بہنے والے ندی نالے چند گھنٹوں میں ابل پڑے لیاری اور مالیر ندیاں اپنے کناروں سے چھلک پڑیں۔ جس سے ہزاروں افراد بے خانماں ہو گئے پرسوں دوپہر تک تین گھنٹوں میں جیکب لائنز کی رصدگاہ میں ۵.۲۹ انچ بارش ریکارڈ کی گئی۔ اور آدھی رات تک اس میں مزید نصف انچ کا اضافہ ہو گیا ابتدائی ۲۴ گھنٹوں میں ۶.۲۱ انچ بارش برس چکی تھی۔ کل تیسرے پہر پھر موسلا دھار مینہ برسنے لگا جو دو گھنٹے جاری رہا۔ ان دو گھنٹوں میں ساڑھے چار انچ بارش ریکارڈ کی گئی۔ منگل کو پانچ بجے شام تک پچھلے ۳۲ گھنٹوں میں مجموعی طور پر بارہ انچ پانی برس چکا تھا۔ لیکن بارش کے تھمنے کے کوئی آثار نظر نہیں آتے۔ محکمہ موسمیات نے پیشگوئی کی ہے کہ اگلے چوبیس گھنٹوں میں کراچی حیدر آباد، اور خیرپور ڈویژن میں شدید بارش برسنے کا امکان ہے۔ کل حیدر آباد میں بھی تین انچ بارش ریکارڈ کی گئی۔ شہر میں بارش اور سیلاب سے تقریباً ۲۵ ہزار افراد بے خانماں ہو چکے ہیں انہیں پرانے حاجی کیمپ اور کالجوں اور سکولوں کی عمارات میں پہنچا دیا گیا ہے جہاں انہیں حکومت کھانا اور دوائیں مفت دے رہی ہے۔

# فضل عمر تعلیم القرآن کلاس کے لیکچروں کا بقیہ پروگرام

پروگرام کے مطابق تعلیم القرآن کلاس میں طلبہ و طالبات کے استفادہ کے لئے دس بجے روزانہ پون گھنٹہ کا ایک علمی لیکچر ہوتا ہے۔ بقیہ ایام کے لئے حسب ذیل لیکچر مقرر ہیں:

| | | |
|---|---|---|
| ۲۶ جولائی۔ بروز بدھ | محترم گیانی واحد حسین صاحب | تحریف بائیبل |
| ۲۷ جولائی بروز جمعرات | ابوالعطاء | سوالات کے جوابات |
| ۲۹ جولائی بروز ہفتہ | مولوی نور محمد صاحب نسیم سیفی | جماعت احمدیہ کے ذریعہ تبلیغ اسلام |
| ۳۰ جولائی بروز اتوار | محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب | آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مختصر تاریخی حالات |

۳۱ جولائی بروز سوموار (صبح سات بجے) ٹیپ ریکارڈ تقریر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ جس کے بعد اجتماعی دعا و الوداع۔

(نائب ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

# قائدین مجالس خدام الاحمدیہ ضلع گوجرانوالہ کا اجلاس

بذریعہ اعلان ہذا جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ ضلع گوجرانوالہ کی خدمت میں اطلاعاً عرض ہے کہ قائدین ضلع ہذا کا ایک خصوصی اجلاس بروز جمعہ بتاریخ ۲۸/۷/۶۷ بوقت ۱۱ بجے مسجد احمدیہ وزیر آباد میں منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھی شمولیت فرما رہے ہیں۔ اس لئے جملہ قائدین کی خدمت میں تاکیداً عرض ہے کہ وہ ۱۰ بجے تک مع اپنے دیگر عہدیداران کے اس اجلاس میں شمولیت کے لئے وزیر آباد تشریف لے آویں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

میاں غلام احمد
(قائد مجالس خدام الاحمدیہ ضلع گوجرانوالہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴